سیرت نگاری میں ہندو مصنفین کا حصہ

*نجمہ رانی

**محمد ادریس لودھی

Abstract

Hinduism is acknowledged as the oldest existing religion of the world. The prophesy about prophet hood of Hazrat Muhammad SAW and other related indicators about His arrival in the world has been described conspicuously in holy scripture of Hinduism. It can be said on these grounds the several impartial and unbiased Hindu scholars have written very valuable books on Seerah of Prophet of Islam with flair of sincerity and devotion. Although,some authors wrote blasphemous contents about the prophet. However some splendid and phenomenal books have been produced on Seerah during the time period of last 150 years. This research article presents an overview of the Seerah writings by the Hindu scholars and also throws lights on the reasons and logic behind their interest in writing Seerah books. In this era of Islamophobia such valuable Seerah book would bridge the gap between Hindus and Muslims as well prove handy in inter-faith harmony and dialogue. The study also communicates that Islam as a religion is not penetrating so rapidly in Hindu society due to negative practices of so called Muslims as identified by some of the Hindu Seerah authors. They were of the view that Muslims of present age deserve more preaching of Islam instead of non Muslims.

Keywords: Seerah Writing, Hinduism, Seerat of Prophet

ہندومت ایک قدیم مذہب ہے۔جس کا ابتدائی نام سناتن دھرم (ہمیشہ رہنے والا مذہب) یا شاشوت دھرم تھا (آسمان سے زمین پر آنے والا سیدھا مذہب 1) گیتا میں اس کے لئے سو دھرم اور سو بھاوٴ نیت دھرم کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں (2) اس کا معنی ہے فطری دین۔ ہندومت میں سیرت نگاری کی وجوہات اور محرکات میں بہت سے عوامل کارفرما ہیں۔ چند محرکات درج ذیل ہیں۔

---

*پی۔ایچ۔ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

ہندی مقدس مذہبی ادب میں حضورﷺ کا ذکر خیر ہے:

ہندی سیرت نگاری کی ایک اہم بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کے مذہبی ادب میں کثرت سے حضورﷺ کا ذکر خیر آیا، رگ وید میں 16 مرتبہ، یجر وید میں 10 مرتبہ، اتھر وید میں 4 جگہ اور سام وید میں ایک بار نراشنس (محمدﷺ) کا نام آیا ہے۔ الہ آباد یونیورسٹی کے پروفیسر پنڈت وید پرکاش اپادھیا نے ایک کتاب "کلکی اوتار اور حضرت محمدﷺ" اسی مناسبت سے لکھی۔ اس لئے ہندی سیرت نگاری میں سیرت النبی کے موضوع پر مخلصانہ والہانہ، جارحانہ اور متعصّبانہ ہر طرح کی کتب ملتی ہیں جس طرح تورات و انجیل میں حضورﷺ کے لیے فار قلیط PARACALET (تعریف کیا گیا) (3) کا لفظ استعمال ہوا ویدوں میں محمد کا ہم معنی لفظ نراشنس ہے۔ (4) یہ سنسکرت کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ ویدوں میں حضورﷺ کے لئے عالم اروح میں احمت کا نام لکھا ہے۔ سنسکرت زبان میں عموماً آخری "ذ" کو "ت" سے بدل دیتے ہیں اس طرح یہ لفظ احمد ہے (5)۔ رگ وید میں اللہ تعالیٰ کے لئے اگنی ایشور (رب کریم) کا ذکر ہے (6)۔ اگنی کا معنی رؤف الرحیم بھی کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دو صفاتی نام ہیں۔ جو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نام حضور کو عطا کر دیئے (7)۔ رگ وید کے مطابق اے اگنی منو (نوح) آپ کی تصدیق کرتے ہیں (8)۔ اے گنی (اے روح محمد) ہم آپ کو منو (نوح) ہی کی طرح پیغمبر اور داعی بناتے ہیں (9)۔ قرآن پاک میں اس کا ذکر ان الفاظ میں آیا ہے **انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح**. (10)

سورۃ الشوری میں فرمایا **شرع لکم من الدین ما وصیٰ بہ نوحاً** (11)۔ اس طرح اتھر وید میں حضورﷺ کے لئے دکھوں کا معالج اور پیغمبر امن کے الفاظ ستعمال ہوئے جو ناف زمین (زمین کا مرکز، ام القریٰ مکہ کا پرانا نام) میں ظاہر ہوگا۔ لکھا ہے

نراش نس استوشیات (12) دنیا محمد کی تعریف سے گونج اٹھے گی۔ **ورفعنا لک ذکرک** (13). احمت (احمد) تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ (14) قرآن پاک میں ہے **علمک مالم تکن تعلم**. (15) اندر نے حمد کرنے والے کو جگایا اٹھ ادھر ادھر لوگوں کے پاس جا مجھ غالب کی بڑائی بیان کر (16)۔ قرآن میں ہے۔ **یا ایھا المدثر قم فانذر و ربک فکبر**. (17)

ہندی مقدس ادب میں حضورﷺ کے لئے سمد را دوت عربن (18) کا لفظ بھی آیا ہے۔ جس کا معنی ہے پیغمبر عربی خاتم النبین۔ مزید لکھا ہے تخلیق جسم سے قبل حضور کی روح اگنی (احمد) جب روح جسم میں آئی آسـر

نراشنس (محمد ﷺ) آخر میں آنے والے، اور جب کائنات کو اس نے منور کیا ماتریشوا (19) یعنی محمود قرآن پاک میں بھی حضور ﷺ کے یہی اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ 20) غرض ہندی مذہبی ادب حضور ﷺ کی بشارتوں سے مملو ہے۔

سیرت رسول اللہ علیہ وسلم کی پرکشش خاصیت:۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انسان دوست کارہائے نمایاں اور آپ کا شخصی حسن اخلاق جملہ شعبہ ہائے حیات میں حضور ﷺ کا قائم کردہ عظیم الشان اور حیرت انگیز انقلاب بھی ہندی سیرت نگاری کا محرک بنا۔ رائے بہادر لالہ پارس داس نے لکھا ہے۔

"پیغمبر اسلام کی مقدس زندگی کے جس قدر حالات مجھے معلوم ہیں وہ تمام تر روح کو مسرور اور دل کو فریفتہ کرنیوالے ہیں (21)" بابو مکٹ دھادی پرشاد کے مطابق:

"بے شک اسلام تلوار سے پھیلا لیکن اس کی تلوار لوہے کی نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ کے پاکیزہ عادت اخلاق وعفو کی تلوار تھی جس نے گردنیں نہیں کاٹیں بلکہ دلوں کو جوڑا"۔(22)

سوامی لکشمن پرشاد نے لکھا ہے:

"دنیا کی ان جلیل القدر ہستیوں میں کہ جن کے اسماء گرامی ہاتھوں کی انگلیوں پر شمار کیے جاسکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ان میں خاص مقام حاصل ہے۔ اس لئے سب سے پہلے میں نے اس قابل تعظیم ہستی کی حیات مطہرہ کے حالات قلم بند کرنے کا شرف حاصل کیا۔(23)"

ماسٹر شنکر داس نے لکھا ہے:

"حضور ﷺ کی تعلیمات میں ہمیں بے حد خوبیاں نظر آتی ہیں ان کی تعریف سے چشم پوشی کرنا ہٹ دھرمی اور بدترین تعصب ہے۔(24)

اعتراف حقیت:

ہندی سیرت نگاری کی ایک اہم وجہ اعتراف حقیقت ہے۔ طالب حق اور روشن ضمیر افراد جب مذہب اور سماج کی بندشوں سے بالاتر ہو کر جب سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اعتراف حقیقت کے طور پر ان کا قلم بھی حرکت میں آتا ہے۔ بہر حال حقیقت آخر حقیقت ہے جو اپنا اظہار چاہتی ہے۔ ڈاکٹر وید پرکاش کے مطابق "میری تحقیق کے مطابق حضرت محمد ﷺ آخری نبی ثابت ہوئے۔ حضرت محمد ﷺ پر یہ کتاب میں نے حق کو ظاہر

کرنے کے لئے لکھی (25)۔ وحدت ادیان کا تصور بھی سیرت نگاری کا محرک بنا۔" گوبند رام سیٹھی کی کتاب چار مینار مطبوعہ قومی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور 1943ء وحدت ادیان کے تصور کو اجاگر کرنے کے لئے لکھی گئی۔ بھگوان رام حضور ﷺ، حضرت عیسیٰ اور بابا گرونانک کے حالات اور تعلیمات پر مشتمل یہ کتاب جس میں سیرت کا مواد بھی ہے۔ برصغیر کے مخلوط معاشرے میں مذہبی رواداری کے فروغ کے لئے بھی ہندو مصنفین نے سیرت پر کتب لکھیں۔

مسز وجنی نائیڈو (1879-1949) نے حضور ﷺ کے کمالات کا اعتراف کیا۔ بابو کنج دلوائی کی کتاب **"حضرت محمد ﷺ اور اسلام"** برقی پریس دھلی بلا تاریخ مسٹر دیوان شرما کی دونوں کتابیں Our Indian Heritage اور The Prophet of the East اسی فکر کی نمائندہ ہیں۔

ہندو مسلم کے اتحاد کے لئے بھی ہندوؤں نے سیرت پر کتب لکھیں۔ گیان چند جی کی کتاب ہندو مسلم اتحاد مطبوعہ تیج پریس دہلی اسی جذبے کے تحت لکھی گئی۔ لالہ ونی چند صاحب کپور پرچارک کی کتاب **"دنیا کا ہادی اعظم غیروں کی نظر میں"** مقبول بک ڈپو قادیان 1928ء کا محرک تالیف بھی یہی جذبہ تھا۔

جہاں متعصب اور اسلام دشمن ہندوؤں نے حضور ﷺ کے خلاف کتابیں لکھیں ویسے ہی حقیقت پسند اور غیر متعصب ہندو مصنفین نے ان کی تردید میں کتب لکھیں۔ اس طرح مخالفت اور موافقت کے جذبے کے تحت ہندوؤں کے ہاں سیرت **نگاری کو فروغ حاصل ہوا۔**

پروفیسر گوردت سنگ دارا کی کتاب رسول عربی ﷺ مطبوعہ مجلس اردو ماڈل ٹاؤن لاہور 1941ء اور بابو کنج لال دلوائی کی کتاب حضرت محمد اور اسلام، مخالفین کے جواب میں لکھی گئی۔ گمراہ، بےعمل اور متعصب اسوہ رسول ﷺ سے نابلد مسلمانوں کو حضور ﷺ کی سیرت پاک کے مقدس اسباق کی یاددھانی کے لئے بھی بعض راست باز ہندو مصنفین نے حضور ﷺ کی سیرت پر کتابیں لکھیں۔ چرن سرن ناز مانک پوری کی سیرت النبی پر کتاب "رہبر اعظم"، اس مقصد کے لئے تحریر کی جس میں وہ لکھتا ہے کہ " آج اسلام کی تبلیغ کی ضرورت غیر مسلموں سے کہیں زیادہ مسلمان کو ہے"۔(26)

رام سروپ کوشل کی کتاب پیام محبت اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے (27)۔ عالم انسانیت کے لئے حضور ﷺ کے کارہائے نمایاں کے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے بھی ہندو مصنفین نے سیرت نگاری کی وادی میں قدم رکھا۔ پروفیسر راما کرشنا راو کی کتاب The Prophet of Islam اسی فکر کی نمائندہ ہے۔

متعصّبانہ کتب:

بعض متعصب اور ہٹ دھرم ہندی مصنفین نے عناد و تعصب کی وجہ سے پیغمبرﷺ کے خلاف کتابیں لکھیں جن میں سیرت کا مواد موجود ہے۔ستیارتھ پرکاش از دیانند سرسوتی یونین اسٹیم پریس لاہور بلا تاریخ مخالفانہ روش میں لکھی گئی۔مرتد ہونے والے مسلمان عبدالغفور (ہندی نام دھرم پال) نے مرتد ہوکر ترک اسلام کے موضوع پر مخالفت اسلام پر ایک کتاب لکھی۔جس میں پیغمبر علیہ ﷺ کو معاذ اللہ ہدف تنقید بنایا گیا۔پنڈت لیکھیہ رام کا رسالہ جہاد کی حقیقت، راہ نجات، رام پال کی نخل اسلام اور تہذیب الاسلام اسی اسلوب کی حامل کتب ہیں۔مطالعہ تقابل ادیان و مذاہب کے فروغ اور تحقیق کے لئے بھی ہندی سیرت نگاروں نے کام کیا۔لالہ شام لال جی کی کتاب دنیا کے نو مذہبی ریفارمر مطبوعہ چمن لال پبلشر پین لال روڈ لاہور 1932ء اس کی مثال ہے۔مسلمانوں سے مناظرہ بازی کے جذبے کے تحت بھی ہندی مصنفین نے سیرت پر کتب لکھیں ہیں۔شام لال کی کتاب رد جہاد اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کی کتاب جہاد وید کے جواب میں لکھی گئی۔رنگیلا رسول از مہاشر کرشن ناشر راجپال نتھو رام کی ہسٹری آف اسلام اسی متعصب اور بیمار ذہن کی عکاسی کرتی ہیں۔

ہندو سیرت نگاروں نے اردو زبان میں سیرت پاک کے موضوع پر جو کتب لکھیں ان میں بعض کتب کے اندر ایسا شاندار اور تحقیقی مواد ہے کہ جن پر حیرت و تعجب کا احساس ہوتا ہے۔ان میں سے اکثر کتب کا زمانہ تصنیف انیسویں صدی کے اختتام سے بیسویں صدی کے نصف تک محیط ہے اور یہ سلسلہ وقفے وقفے سے آج تک قائم ہے۔یہی دور آریہ سماجی تحریک کا تھا۔اس دور میں ہندو مسلم اتحاد کو سخت نقصان پہنچا جس کی تلافی کیلئے بعض حقیقت پسند ہندو مصنفین نے سیرت النبی پر کتب لکھیں۔ایک اور اور اہم وجہ یہ ہے کہ Muhammad and the Rise of Islam کے مصنف آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر Dr.S.Margoliouth نے لکھا ہے۔

"The biographers of the Prophet Muhammad(PBUH) form a long series which it is impossible to end but in which it would be honourable to find a place."(28)

"محمدﷺ کے سیرت نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے جن کو ختم کرنا ناممکن ہے لیکن ان کی صف میں جگہ پانا باعث شرف ہے۔"

ذیل میں ہندو مصنفین کی چند اہم مستقل کتب سیرت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ مختصر پیش کیا جاتا ہے:

ہندی مصنفین کی مستقل کتب سیرت:

حضرت محمدﷺ صاحب بانی اسلام	شرد ہے پرکاش دیو جی۔سن اشاعت 1907ء
رسول عربی	گوردت سنگھ دارا المعروف جی ایس دارا۔سن اشاعت 1924ء
پیغمبر اسلام	رگوناتھ سہائے۔سن اشاعت 1929ء
حیات محمد	دایا جنڈھوک گوراند۔سن اشاعت 1932ء
عرب کا چاند	سوامی لکشمن پرشاد۔سن اشاعت 1934ء
حضرت محمدﷺ کی زندگی ایک ہندو کی نظر میں	ڈاکٹر شنکر داس مہرہ۔سن اشاعت 1956ء

حضرت محمدﷺ صاحب بانی اسلام:

اس کتاب کے مصنف شرد ہے پرکاش دیو پر چارک 28 مارچ 1855 سادھوڑا میں پیدا ہوئے۔ 1872 میں مڈل پاس کر کے گورنمنٹ ہائی سکول لاہور میں داخلہ لیا پنجاب اور کلکتہ کی جامعات سے انٹر کا امتحان پاس کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا غربت کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر 1880ء میں 20 روپے ماہوار پر ریلوے میں بھرتی ہوگئے شروع میں بنیاد پرست ہندو تھے لیکن رفتہ رفتہ فکری اصلاح ہوتی گئی کیونکہ وہ دوران ملازمت فلسفہ اخلاق اور مذاہب پر کتب کا مطالعہ کرتے رہے جب برمبھ سماج دھرم کے ممبر بنے تو نام تبدیل کر کے شدھ پرکاش دیو رکھا۔

18 دسمبر 1914ء لاہور میں فوت ہوئے۔(29) تصانیف 40 کے لگ بھگ ہیں۔سیرت پر ان کی کتاب محمدﷺ بانی اسلام 134 صفحات پر مشتمل پہلی بار یونین سٹیم پریس لاہور سے 1914ء میں شائع ہوئی دوسری بار کاشی راقم پریس لاہور سے 1926 میں چھپی۔کتاب علمی اور مذہبی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی لالہ رام نرائن گپتا کے مطابق اس کتاب کو پڑھنے سے اہل اسلام میں حیرت ومسرت پیدا ہوئی تعجب وحیرت اس بات پر کہ کتاب میں واقعات سیرت کو ایسے عمدہ اسلوب سے پیش کیا کہ جس کی توقع کسی متوسط مسلم عالم سے بھی نہیں ہوسکتی اور مسلمانوں نے اس کتاب کو دیکھ کر مرحبا کہا۔(30)

مولانا الطاف حسین حالی لکھتے ہیں مصنف نے کہ کتاب لکھ کر سچائی کی عمدہ مثال پیش کی ہے انہوں نے یہ کتاب مسلمانوں کی خوشنودی کیلئے نہیں بلکہ اظہار صداقت کے لئے لکھی۔(31) لاہور کا مشہور اخبار ابزرور کے

اداریہ نگار شیخ عبدالعزیز نے لکھا شردھے پرکاش کی کتاب حضرت محمد ﷺ بانی اسلام رسول اللہ ﷺ کی مستند سوانعمری ہے مسلمانوں کو یہ کتاب خود بھی پڑھنی چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی یہ کتاب پڑھانی چاہئے۔(32) سید سلیمان ندوی ہر مسلمان کو یہ کتاب خریدنے کا مشورہ دیتے ہیں۔(33) مولانا ظفرعلی کے مطابق یہ کتاب لکھ کر مصنف نے مسلمانوں پر احسان کیا پوری کتاب نیک دلی صاف گوئی اور پاک بازی سے لکھی ہے اسلوب بھی سادہ سلیس اور عمدہ ہے(34) علی گڑھ گزٹ انسٹی ٹیوٹ نومبر 1907ء کے مطابق کتاب پڑھنے سے قاری حضور ﷺ کے احترام میں اضافہ محسوس کرتا ہے۔

ضخامت ومضامین:

یہ کتاب 7 ابواب پر مشتمل باب اول حضور ﷺ کا پاکیزہ نسب نامہ اور ولادت باسعادت سے پہلے 25 سال تک کی حیات مبارکہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ باب دوم حضور ﷺ کا حضرت خدیجہؓ سے نکاح سے واقعہ ہجرت تک محیط ہے۔

باب سوم: ہجرت سے غزوہ بدر کے حالات پر مشتمل ہے۔ باب چہارم: بدر واحد کے درمیانی واقعات کے درمیان پر محیط ہے۔ باب پنجم: غزوہ بنی المصطلق سے صلح حدیبیہ تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ باب ششم: صلح حدیبیہ سے خطبہ حجۃ الوداع تک۔ باب ہفتم :9ہجری سے وصال شریف تک کے واقعات کا تحقیقی بیان ہے۔

اسلوبِ عقیدت اور ماخذ:

حضور ﷺ کی کثرت ازدواج کے جواز کو مدلل طور پر بیان کیا اس کے جواز پر عمدہ بحث کی اور مستشرقین کے اعتراضات کا بھی ابطال کیا واقعہ افک کو نہایت ادب اور دل سوزی سے بیان کیا کہ منافقین کے بیان کی کوئی اصلیت نہ تھی۔ سیدہ عائشہؓ کا دامن پاک تھا کتاب میں محمد ﷺ صاحب اور آنحضرت جیسے الفاظ حضور کی ذات اقدس کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ قرآن حکیم صحاح ستہ اور امہات کتب سیرت اس کا ماخذ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کے دور میں یہ کتاب مسلم ہندی مکالمہ بین المذ ہب کا ذریعہ بن سکتی ہے۔

محمد کی سرکار ارسول عربی:

یہ پروفیسر گوردت سنگھ دارا کی تصنیف ہے موصوف پنجاب ہائی کورٹ کے اعلیٰ پائے کے وکیل تھے والد تحصیلدار تھے۔ مصنف نے پہلی ملازمت محکمہ مال میں اختیار کی رشوت سے بچنے کے لئے 10 سال بعد ملازمت

سے استعفیٰ دیا 1917ء میں لندن سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا کچھ عرصہ وکالت کرکے چھوڑ دی اور لندن سے India Number مجلّہ جاری کیا کتاب کی تیاری میں سید سلیمان ندوی سے بھی اصلاح لیتے رہے (35) سید سلیمان ندوی نے کتاب کا دیباچہ لکھا پہلی مرتبہ یہ کتاب نظام المشائخ پریس دہلی سے شائع ہوئی کتاب کا ٹائٹل محمد کی سرکار تھا لیکن بعد میں صدیق بک ڈپو لکھنو اور مسلم پرنٹنگ پریس اعظم گڑھ نے رسول عربی کے عنوان سے شائع کی۔

مجلس اردو ماڈل ٹاؤن لاہور سے 1941ء میں اور مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور میں 1986ء میں شائع کی۔ 2004ء میں اپنا ادارہ پبلشرز نے اسے شائع کیا۔ کتاب ایک لیکن نام دو ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی اشاعتی ادارے نے طباعتی حقوق کی بنا پر نام تبدیل کیا ہو۔ لیکن مصنف نے رسول عربی کے نام سے ہی شائع کیا تھا۔

اسلوب ومضامین:

کتاب چار حصوں اور 25 ابواب اور 124 صفحات پر مشتمل ہے۔ بعض اداروں میں ابواب کی تعداد میں ردوبدل کرکے بھی شائع کیا ہے۔ کتاب کا آغاز حضور ﷺ رسول عربی کے عنوان سے ہوتا ہے یہ پیراگراف حب رسول کریم ﷺ اور اردو ادب کے بلند پایہ اسلوب کا حامل ہے لکھتے ہیں ''ایک صاحب کمال آیا جس نے جلوہ حق دکھایا جس کسی نے اسے پریم کی آنکھوں سے دیکھا اس کی تمناحیات پوری ہوگئی۔ جس کی نگاہ شوق اس پر پڑی اسے منہ مانگی مراد مل گئی۔ جس بشر کو اس من موہن نے اپنا درشن دیا اس کے جنم بھر کا پاپ کٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔ اے تاجدار عرب تیرا روپ انوکھا تھا تیری پریت کی جوت جس من میں بس گئی وہ بجھائے نہ بجھی جس آنکھ پر تیری نگاہ پڑی وہ تیری ہی ہو کر رہی'' (36)۔ کتاب کا حصہ اول عربوں کے احوال اور حضور ﷺ کے نسب پاک اور حجر اسود کی تنصیب کے واقعات پر مشتمل ہے۔ حصہ دوم اعلان نبوت سے ہجرت مدینہ آغاز آذان تک پر مشتمل ہے۔ حصہ سوم مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام سے غزوہ خیبر کے احوال پر ہے۔ حصہ چہارم فتح مکہ سے حجۃ الوداع اور وصال شریف تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔

اہل علم کا خراج تحسین:

سید سلیمان ندوی کے بقول یہ کتاب بے تعصبی اور بے نفسی کی مثال ہے سے حرف حرف سے عشق ومحبت کی آبِ کوثر کی بوندیں ٹپکتی ہیں کوئی غیر مسلم اس سے زیادہ حضور ﷺ کو خراج عقیدت پیش نہیں کرسکا۔ (37) مولانا عبدالماجد دریابادی کے مطابق دارا صاحب کا نام لندن میں انڈین مجلّہ کے حوالے سے معروف تھا لیکن اب

معلوم ہوا کہ ان کا قبلہ لندن نہیں بلکہ حجاز ہے ان کی کتاب حضورﷺ سے محبت کا تخم اولین ہے۔ اکثر مقامات پر مسلمانوں کو بھی مصنف کے خلوص نیت پہ رشک آتا ہے۔ (38) حفیظ جالندھری لکھتے ہیں مجھے امید ہے کہ اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائیگا ذوق وشوق سے پڑھا جائے گا۔ (39)

اسلوب وماخذ:

کتاب کا اسلوب اعلیٰ ادبی نوعیت کا ہے تاریخی واقعات کونہایت دل کش طریقے پر پیش کیا حرف حرف عشق رسول کی نمائندگی کرتا ہے۔ عربی، اردو، فارسی، اشعار سے استشہاد کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم اناجیل اربعہ اور شردھے پرکاش دیو کی کتاب ''**حضرت محمد بانی اسلام**'' اس کے بنیادی ماخذ ہیں مولف نے مقدمہ میں کتاب کے ماخذات کے متعلق لکھا ہے۔ پنجابی ہندی فارسی عربی پھول (مواد) جہاں سے بھی ملے اس کو گلدستہ میں چن دیا۔ (یعنی اپنی کتاب میں درج کردیا)

پیغمبر اسلام از رگھوناتھ سہائے:

یہ کتاب 1929 لاہور سے شائع ہوئی۔ تقریباً 300 صفحات پر مشتمل یہ 23x36 کی فل سائز کتاب ہے۔ ڈاکٹر انور محمود خالد کے مطابق اس کتاب کے اصل مصنف احمد ندیم قاسمی ہیں رگھوناتھ نے 300 روپے ندیم کو معاوضہ دے کر اپنے نام سے شائع کی احمد ندیم قاسمی نے اپنے ایک مراسلہ بنام انور محمود خالد بتاریخ 08-04-1979ء اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ کتاب کی اولین طباعت محمدﷺ کے نام سے ہوئی بعد میں اس کا نام تبدیل کر کے پیغمبر اسلام رکھ دیا (40) گیا۔ قاموس الکتب اردو (41) اور ارمغان حق دونوں کتابوں میں اس کا نام پیغمبر اسلام ہی درج ہے۔ (42)

فی زمانہ کتاب نایاب ہے تاہم ممتاز لیاقت صاحب اپنے ایک تحقیقی مضمون میں اس کتاب کے چند صفحات کا حوالہ درج کرتے ہیں (43)۔ کہ آپﷺ کے اخلاق حسنہ اس کتاب کا اصل موضوع ہے۔ حضورﷺ کی مہمان نوازی غریب پروری حسن خلق اور عجز وانکساری کے واقعات پیش کئے گئے ہیں۔

حیات محمدﷺ از گورانددایا جنڈھوک:

80 صفحات پر مشتمل یہ ایک جامع کتابچہ ہیجو 1972ء میں شائع ہوا حضورﷺ نے عرب کے اجڈ معاشرہ کو مہذب ومتمدن بنانا یہ آپﷺ کا عظیم کارنامہ ہے۔ مصنف کی اس رائے سے اتفاق محل نظر ہے کہ عربی کے بعض الفاظ ایران اور روم سے ماخوذ ہیں۔ ولادت سے وفات تک کے احوال ظروف اخلاق نبوی، معجزات

نبوی پر عمدہ مضامین ہیں۔اسلوب عام فہم اور سادہ ہے۔تکلف نام کونہیں حضور کی ذات کے لئے آنحضرت اور محمدﷺ صاحب جیسے الفاظ استعمال کئے ہیں۔اسلوب میں عقیدت کا عنصر بھی نمایاں ہے۔شردھے پرکاش اور جی ایس دارا کی کتب سیرت کی طرح ہندی سیرت نگاری میں اچھا اضافہ ہے۔

آفتاب حقانیت المعروف عرب کا چاند:

سوامی لکشمن پرشاد کی کتاب اہل ہنود کی اردو سیرت نگاری میں بڑی نمایاں اور مشہور ہے۔مصنف (1913 تا 1939) نے عقیدت ومحبت میں ڈوب کر یہ کتاب لکھی حتیٰ کے بعض اہل علم اس کتاب کے مصنف کو ہندو تسلیم نہیں کرتے۔حکیم محمد عبداللہ نے دارالکتب سلیمانی قصبہ روڑی ضلع حصار 1937 میں پہلی بار شائع کیا۔پاکستان میں مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور نے 2005ء میں چھاپا۔عرب کا چاند کے علاوہ کفرشکن، پیکر جمال کے نام سے بھی مصنف نے حضورﷺ کے حسن جمال پر کتابیں لکھیں ہیں۔جو عرب کے چاند کا حصہ نہیں۔مصنف کا ادبی نام کرشن کنور دت شرما ہے۔ان کا اصل وطن فیروز پور تھا کتاب کا ابتدائی نام یثرب کا چاند تھا لیکن یثرب کے غیر مناسب معنی کی وجہ سے نام بدل کر عرب کا چاند رکھ دیا گیا۔کتاب کے دو حصے ہیں اور 432 صفحات پر مشتمل ہے۔حصہ اول قبل از اسلام عربوں کے حالات اور ہجرت نبی تک ہیں اس حصہ میں واقعہ ابرہہ سے غار ثور اور نزل وحی تک مسلسل واقعات ہیں۔حصہ دوم سفر ہجرت سے وصال شریف تک ہیں۔اسلوب میں مصنف کی عجز وانکساری کی جھلک ملتی ہے۔مقدمہ میں لکھتے ہیں۔موجودہ صورت میں یہ کتاب نہ گلہائے ادب کا کوئی گلدستہ ہے اور نہ تاریخی حقائق کا کوئی بصیرت افروز مجموعہ ہے اس لئے اس ناچیز تحریر کو کسی بلند علمی دعویٰ سے دنیا کے سامنے پیش نہیں کرسکتا نہایت عاجزی سے اپنی علمی فرومائیگی کا اعتراف کرتا ہوں۔فدایان جمال مصطفیٰ اور سوختہ دلان جلوہ احمدی کی خدمت اقدس میں حضور سے اپنے عشق جنون نواز کی ایک دل افروز داستان کا ایک پھٹا ہوا ورق نذر کرتا ہوں(44)۔حضورﷺ کے نام کے ساتھ مصنف پورا درود شریف اور فداہ امی و ابی لکھتا ہے۔

ڈاکٹر انور محمود خالد نے لکھا ہے۔

سوامی لکشمن پرشاد نے یہ کتاب لکھ کر ثابت کیا ہے کہ زبان کسی کی میراث نہیں پندرہ بیس سال کی عمر میں بلند آہنگ فارسی آمیز اسلوب اردو دان طبقے کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا(45)۔حکیم محمد عبداللہ کے مطابق مولف کا اسلوب عاشقانہ اور حب رسول سے لبریز ہے۔(46)

حضرت محمدؐ اور اسلام از پنڈت سندر لعل:

یہ کتاب فروری 1942ء میں الہٰ آباد سے شائع ہوئی 224 صفحات پر مشتمل ہے۔مصنف کئی مسلم رہنما کے دوست تھے اپنا عربی نام جمیل احمد بتایا کرتے تھے سیرت کے تقریباً تمام اہم موضوعات کو بیان کیا ہے۔واقعات کے ساتھ شمائل وخصائص نبوی کو بھی واضح کیا ہے۔بعض یورپی مصنفین کی آراء کا بھی حوالہ دیا گیا ہے کتاب کا اسلوب فنی اور علمی نوعیت کا ہے۔اردو کے ساتھ ہندی الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔یہ اسلوب شردھے پرکاش کی کتاب ”حضرت محمدﷺ صاحب بانی اسلام“ سے ہم آہنگ ہے واقعات نگاری کی بنیاد مستند روایات پر رکھی ہے۔اسلام کی اشاعت میں تلوار کے استعمال کو رد کیا ہے۔جہاد کے متعلق بعض مغالطے دور کئے ہیں۔حضورﷺ کے عفو درگزر کو خاص موضوع بنایا ہے۔یہ کتاب لانگ مین کمپنی کلکتہ 1935ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔چند دیگر مشہور کتب جو بلواسطہ ہندی ادب سیرت نگاری میں شامل ہیں کیونکہ ان میں بہت سے بانیان مذاہب کے ساتھ حضورﷺ کا ذکر خیر بھی موجود ہے۔چند کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) Islam maker of the Muslim mind 662 صفات پر مشتمل یہ کتاب رامیش راؤ کی ہے۔ 2004ء میں Rao Rajhans Prakashans Pune نے شائع کی

(2) The Prophet of the East

یہ کتاب Dewan Chend Sharma نے لکھی۔لانگ مین کمپنی کلکتہ 1935 میں پہلی بار شائع ہوئی۔

(3) نراشنس واتم رشی یہ کتاب وید پرکاش اپادھیائے کی ہے۔اس کا معنی محمدﷺ بحیثیت خاتم النبین ہے۔اس کو سارسوت ویدانت پرکاش سنگھ نے دہلی سے 1970ء میں شائع کیا اس نے حضورﷺ کو آخری نبی ثابت کیا گیا ہے۔

(4) دنیا کے نو مذہبی ریفارمر

یہ کتاب لالہ شام لعل جی ستیارتھ کی ہے۔سٹیم پریس لاہور 1917ء میں شائع ہوئی۔

(5) پیام محبت از پروفیسر رام سروپ کوشل

(6) ہمارے مربی: از پروفیسر پریتم سنگھ 1928ء میں دہلی سے شائع ہوئی

(7) چار مینار: از گوبند رام سیٹھی قومی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور 1943ء میں شائع ہوئی

اس کتاب میں حضورﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، بابا گرونانک اور بھگوان رام کی سوانح عمری پر مشتمل

ہے۔ چند مشہور کتب درج ذیل ہیں۔ ان میں بھی سیرت النبی ﷺ کا مواد موجود ہے۔ اگر چہ یہ براہ راست معروف معنی میں کتب سیرت نہیں ہیں۔

(8) History of the Punjab by Foja Singh

(9) The Muslim Rule in India Wagader Mahajen

(10) Influence of Islam on Indian Culture by Dr. tara Chand Sialkot

(11) Glimpses of World History by Javaher Lal Nahero (1889-1964)

(12) Muslim World by Tara Charin Rastoge

(13) A Brief survey of Human History by S.R Sharma

(14) World History B.V Rao

(15) A short History of Muslim. Rule in India Eshvare Pershad

بعض ہندو سیرت نگار نے انگریزی میں بھی سیرت النبی ﷺ پر اچھی کتابیں لکھی ہیں۔

کرنل بی کے نارائن کی کتاب (Col B.K Nerayan) Mohammad The Prophet of Islam 205 صفحات پر مشتمل Lancers Publishers New Delhi سے 1948 میں شائع ہوئی۔ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے حصہ اول حضور ﷺ کے حالات زندگی از ولادت تا وفات پوری محنت اور تحقیق کے ساتھ لکھا گیا۔ کعبہ شریف کی عظمت، نزولِ وحی اور مکائد یہود کی بیخ کنی کے واقعات بھی ہیں۔ حصہ دوم میں اسلامی عقائد کی حکمت تعارف اور فضائل و رذائل اخلاق کے عمدہ ابواب ہیں۔ حصہ سوم میں ازواج مطہرات رسول کا تفصیلی اور تحقیقی تعارف ہے تحقیقی اصولوں کے مطابق کتاب کے آخر میں مرتب و منظّم مصادر و مراجع کا ذکر ہے۔

مستشرقین میں سے Gib کی کتاب Mohammadnism اور Rodendsen کی کتاب Muhammad کے حوالہ جات کثرت سے ہیں اسلامی ادبیات میں مشہور کتب سیرت اور مشکوۃ شریف سے حوالے نقل کئے گئے ہیں۔ مصنف نے خالصتاً انسانی سطح پر آپ کے برپا کردہ سماجی انقلاب کو بہترین الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ لکھتا ہے:

To Judge the greatness of this actions appropriately one has to

transport one self those days and Judge what Meccan society was before him what it became after him. (47)

احادیث کے پایہ استناد کے متعلق لکھا ہے:

They are capsules of wisdom simple direct and effective

یعنی احادیث حکمت و دانش کا خزینہ ہیں جن میں حد درجہ سادگی اور تاثیر ہے۔ مصنف نے حضور ﷺ کی کثرت ازواج کو سماجی تعمیر و اصلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ لکھتا ہے:

All the Wives of Prophet made distinct impact on Society by Virtue of their Piety devotion and dedication (48)

حضور ﷺ کی تمام ازواج پاک نے اپنی نیکی تقویٰ اخلاص اور وفاداری سے معاشرے پر نمایاں اثرات مرتب کیے۔

Mohammad the prophet of Islam

مصنف پروفیسر By K.S Rama Karishna Rao 1983ء میں کریسنٹ پبلی کیشن کمپنی دہلی نے شائع کیا پہلے مصنف نے اس کتاب کو انگریزی میں لکھا پھر خود ہی اردو اور ہندی میں ترجمہ کیا۔ یہ کتاب منشورات منصورہ لاہور سے بھی شائع ہوئی۔ یہ چھ ابواب پر مشتمل ہے اس میں لفظ محمد ﷺ کی عظمت اور معنی کو تفصیل سے لکھا ہے اخلاق نبوی کو اسلامی انقلاب کا سب سے بڑا ذریعہ قرار دیا عربوں کے احوال قبل از اسلام اور ان کی اصلاح بعد از اسلام پر مفصل لکھا ہے مصنف نے حضور ﷺ کی جنگی حکمت عملی کو نہایت مہذب اور موثر قرار دیا۔ اسلام کی سیاسی سماجی اور معاشی تعلیمات کا دیگر مذاہب سے تقابل کیا اور اسلامی برتری کو عقلی طور پر ثابت کیا مصنف کے بقول کسی بھی عظیم شخصیت کے لئے عظمت کا جو معیار بھی عقل سلیم کو رو سے قائم کیا جائے حضور کی ذات بدرجہ اتم اس پر پورا اترتی ہے۔ اس ضمن میں مصنف نے نہایت حیرت انگیز اسلوب اختیار کیا۔ لکھتا ہے۔

There is Mohammad the Prophet, There is the Mohammad , The General Mohammad, The Business man, Mohammad The Preacher, Mohammad The Philosopher, Mohammad The Stateman , Mohammad The orator, Mohammad the Reformer, Mohammad The refuge of orphans, Mohammad The protector of

Slaves , Mohamamd emancipation of Women, Mohammad The Judge. The Saint and in all These magnificent roles in all those departments of human activities. He is like a Hero (49)

کتاب کے ماخذ:

قرآن حکیم، کتب حدیث، لائف آف محمد از ولیم میور، پروفیسر ہیون کی Cambrege History of بریفالٹ کی Making of Humainity، انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا جیسی عالمی شہرت یافتہ کتب اس کتاب کے نمایاں ماخذ ہیں۔

کلکی اوتار اور حضرت محمدﷺ مصنف پنڈت وید پرکاش اپادھیاے:

حضورﷺ کی تشریف آوری سے متعلق ہندی مذہبی ادب (ویدوں) میں کلکی اوتار کے نام سے ایک شخصیت کامل کا واضح تصور ملتا ہے اس کے متعلق جس قدر نشانات اشارات صفات وکمالات ملتے ہیں وہ سب کے سب حضورﷺ کی ذات پر ہی پورے اترتے ہیں۔ کلکی اوتار اور حضرت محمدﷺ کے مصنف پنڈت پرکاش بنگال کے ہندو یجر وید برہمن خاندان سے تعلق رکھتے تھے الہ آباد کی تحصیل منجھن پور کے قصبہ برہم پور میں پیدا ہوائے۔ ویدک اور سنسکرت کا علوم اپنے والد سے حاصل کیا۔ مذہبی اور مروجہ علم کی یکساں تحصیل کی۔ الہ آباد یونیورسٹی سے 1916ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا سنسکرت ویدوں میں ایم اے کا امتحان 1968ء میں اسی یونیورسٹی سے پاس کیا دو سال سے کم مدت میں ڈی فل کا مقالہ لکھا ان کا خاندان سناتن دھرمی مسلک سے تعلق رکھتا تھا جو اپنی حد تک یہ خاندان توحید کا قائل تھا۔ کلکی کے معنی سفید گھوڑے (براق) کا سوار اوتار کا معنی پیغمبر گویا کلکی اوتار سے مراد حامل براق یا صاحب براق۔ یہ حضورﷺ کے سفر معراج اور رفعت شان کو ظاہر کرتا ہے۔ مصنف نے ویدوں کی تعلیم سے ثابت کیا ہے کہ بائبل اور بدھ مذہب میں وید میں جس نبی آخر زماں کی تشریف آوری کا ذکر ہے حضورﷺ ہر طرح سے اس کے حتمی اور قطعی مصداق ہیں۔ فاضل مولف مقدمہ میں لکھتے ہیں۔'' حضرت محمدﷺ صاحب آخری نبی ہیں۔ یہ جان کر اجھے پرانوں میں کلکی کے متعلق درج کردار کو پڑھنے کی خواہش تھی۔ بھارتی روایات کے مطابق کلکی اوتار کے دور میں جو کچھ واقعات ہوئے ان کا موازنہ میں نے حضرت محمدﷺ کی زندگی سے کیا تو مجھے بہت مماثلت نظر آئی۔ (50) کلکی اوتار (حضرت خاتم النبین) کی خصوصیات مصنف نے ہندی مذہبی ادب سے کلکی اوتار جو خصائص بیان

کئے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ صلى الله عليه وسلم وہ اسپ پر سوار ہوگا۔یعنی صاحب براق اور بہادر ہوگا۔

۲۔ تلوار کا دھنی ہوگا۔یعنی غزوات میں قیادت کرے گا۔

۳۔ علم ودانائی کا مظہر ہوگا۔اعلیٰ خاندان کا فرد ہوگا۔بے نفسی،انکساری اور ضبط نفس میں بے مثال ہوگا۔

۴۔ صاحب وحی الہام ہوگا۔کم گو،سخی فیاض شکر گذار ہوگا۔

۵۔ جگت پتی یعنی ہادی عالم ہوگا۔

۶۔ چار بھائی اس کے مددگار رہوں گے۔(خلفاءراشدین)ظلم کوختم کرے گا۔شیطان کو شکست دے گا۔خدا کے فرشتے اس کی مدد کریں گے۔

۷۔ اس کا جسم پاکیزہ اور خوشبودار ہوگا۔اس کی پیدائش مہینہ کی 12 تاریخ کو ہوگی۔

۸۔ دیانت اور امانت میں مشہور ہوگا۔

۸۔ والد کا نام وشنو بھگت اور والدہ کا نام سومتی ہوگا۔وشنو کا معنی اللہ اور بھگت کا معنی غلام یعنی عبداللہؓ،سومتی جائے امن قرار یعنی آمنہؓ

۹۔ کلکی اوتار کا ظہور شھمبل بستی میں ہوگا۔ہندی زبان میں شھمبل کا معنی امن کا گھر یعنی مکہ مکرمہ(51)

ان تمام اوصاف کے حامل شخصیت حضورصلى الله عليه وسلم کے سوا تاریخ میں اور کوئی نہیں۔

منصف مزاج ہندی اہل علم کی تائید:

پنڈت وید پرکاش کی کتاب کلکی اوتار کو انصاف پسند ہندو اہل علم نے سراہا اور اس کی تائید کی اندر جیت شکلہ لکھتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ کلکی اوتار اور حضرت محمدصلى الله عليه وسلم ایک ہی شخصیت ہے۔(52)

کماری رنجنا نے لکھا ہے ”پرانوں کے کلکی اوتار اور حضرت محمدصلى الله عليه وسلم ایک ہی تھے(53)“۔گویا کلکی اوتار کا انکار لاشعوری طور پر اندھی عصبیت کی وجہ سے گویا ہندو دھرم کا ہی انکار ہے۔

خلاصہ تحقیق:

یہ کہ ہندو مصنفین کی یہ کتب اردو سیرت نگاری کا ایک روشن باب ہے جو کتب حضورصلى الله عليه وسلم کی عظمت کو اجاگر کرتی ہیں وہ دراصل حضور کی رفعت شان کا ثبوت ہیں بقول اقبال:

چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے

رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے(54)

اور جو کتب حضورﷺ کی مخالفت یا انکار پر لکھی گئیں اس کی وجہ ہندی مذہبی تعصب ہے۔ایسی کتابوں کی ایک اور حوالے سے بڑی ذمہ داری آج کی طرح اس دور کے بے عمل اور منتشر مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے جیسا کہ اقبالؒ نے کہا:

امتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں(55)

عظمت رسول اجاگر کرنے والی تحقیقی ہندی کتب آج ہندو مسلم مکالمہ بین المذہب کا ذریعہ بن سکتی ہیں دنیا شعوری طور پر اس امر کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے کہ اقوام عالم کے اختلافات کا حل جنگ نہیں امن ہے۔نفرت نہیں، محبت ہے۔کسی کے مذہب کی توہین نہیں بلکہ احترام ہے، انتقام نہیں بلکہ برداشت ہے۔ سیرت النبیﷺ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ بدر واحد کے معرکوں کے بعد مسائل مقام حدیبیہ پر صلح صفائی سے حل ہوئے تھے۔

ان فی ذالک لآیة وما کان اکثرھم مومنین(56)

حواشی وحوالہ جات

1۔ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی، مقدمہ تاریخ ہند قدیم طبعہ لکھنو 1966ء ص15 مزید دیکھو عمادالحسن فاروقی، دنیا کے بڑے مذاہب مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور 1990ء ص، 19 تا 24، مجلّہ فکر ونظر، سیرت نمبر جلد 30 شمارہ 2-1، جولائی تا دسمبر 1992ء مضمون مقامی زبانوں میں غیر مسلم مصنفین کی کتب سیرت ص354 مصنف ممتاز لیاقت ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد۔

2۔ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی، مقدمہ تاریخ ہند قدیم ص16

3۔ انجیل یوحنا باب 14 تا 16 بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور 1984ء

4۔ رگ وید منتر 1 سوکت 106

5۔ شمس نوید عثمانی، اگر اب بھی نہ جاگے، ص130

6۔ رگ وید 12-1

7۔ القرآن سورۃ التوبہ آیت 128

8۔ رگ وید 13-14

9۔ رگ وید 14-44

10۔ القرآن سورۃ النساء آیت 163

11۔ القرآن سورۃ اشوریٰ آیت 13

12۔ اتھروید 20 - 127

13۔ القرآن سورۃ الم نشرح

14۔ یجروید 31-18

15۔ القرآن سورۃ النساء آیت 114

16۔ اتھروید 20-127

17۔ القرآن سورۃ المدثر آیات 1 تا 3

18۔ رگ وید 1-163

19۔ رگ وید 3-29

20۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہوں اتھروید باب 20 سوکت 127 منتر 1 تا 14، بھاگوت پران سکنڈ 12 ادھیائے 2 اشلوک 19 تا 20

21۔ کتاب رائے بہادر کی نعت، برقی پریس دہلی 1928, ص 5،6

22۔ جگت مہارش، دفتر اشاعت سیرت مصری شاہ لاہور بلا تاریخ ص 29

23۔ آفتاب حقانیت، المعروف عرب کا چاند، دارلکتب سلیمانی قصبہ روڑی ضلع حصار 1932 ص 14

24۔ رسالہ ''مولوی'' دھلی، ربیع الاول 1381ھ، نقوش رسول نمبر جلد 4 ص 467

25۔ ڈاکٹر وید پرکاش، نراشنس واتم رشی' اردو ترجمہ سیرت النبی کی پشین گویاں دارلکتب لاہور 2004 ص 17-18

26۔ مانک پوری، رہبر اعظم یونین پریس ریلوے روڈ لاہور 1943 ص 8

27۔ طبع مرکنٹائل پریس لاہور 1928ء

28۔ ConDon, New York GP. 3rd Ed 1923, P III

29۔ ملاحظہ ہوں رام نرائن گپتا کی کتاب شردھے پرکاش دیو کی سوانعمری طبعہ سنٹرل پرنٹنگ پریس لاہور 1915

30۔ ایضاً ص 45

31۔ مقدمہ کتاب مذکورہ ص 5

32۔ ایضاً ص 5

33۔ ایضاً مقدمہ ص8

34۔ ایضاً مقدمہ ص8

35۔ ہمدرد اخبار دھلی صفحہ 11 مزید دیکھو قاسم محمود اسلامی انسائیکلوپیڈیا مضمون جی ایس دارا 'عنصر صابر' محمد ﷺ کے غیر مسلم مداح دارالتذکیر لاہور۔

36۔ ملاحظہ ہوں کتاب کا ص25-28

37۔ ملاحظہ ہوں کتاب کا مقدمہ ص8-9

38۔ ملاحظہ ہوں کتاب کا ص نمبر 11

39۔ ایضاً ص8

40۔ ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول اقبال اکیڈمی لاہور 1999ص 492-493

41۔ قاموس الکتب، ادارہ ترقی اردو لاہور 1966ء ص734

42۔ افتخار حسین شاہ، ارمغان حق بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان 1981، 2/178

43۔ ممتاز لیاقت، مجلّہ فکر ونظر سیرت نمبر جولائی دسمبر 1992ص 388

44۔ سوامی لکشمن پرشاد، عرب کا چاند ص28

45۔ ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول ص491

46۔ ملاحظہ ہوں کتاب کا ص9

47۔ ملاحظہ ہوں کتاب کا ص165

48۔ ملاحظہ ہوں کتاب کا ص16

49۔ محمد دی پرافٹ آف اسلام ص16

50۔ وید پرکاش، بعثت نبوی کی پشین گوئیاں ص64-65

51۔ ایضاً ص93

52۔ وید پرکاش کلکی اوتار اور نبی کریم ﷺ ترتیب وتہذیب ڈاکٹر اظہر وحید گرین ویو سوسائٹی شیخوپورہ 2001ء ص2

53۔ وید پرکاش، بعثت نبوی کی پشین گوئیاں ص72

54۔ علامہ اقبال، بانگ درا، جواب شکوہ، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور 1985ص 207

55۔ ایضاً ص205

56۔ القرآن سورۃ الشعرا